قرآن کریم اور احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں
بدمذہبوں سے رشتے
فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی
کتب خانہ امجدیہ دہلی

مدرسہ تجلیات رضا

بھانکھیڑہ قبرستان روڈ مومن پورہ، ناگپور

رضا اکیڈمی

حضور امین شریعت الشاہ محمد سبطین رضا خاں صاحب علیہ الرحمہ

کی بارگاہ میں خراجِ عقیدت ۲۲ مئی ۲۰۱۶ء یہ

کتاب بہت ہی کم قیمت میں تقسیم کیا جارہی ہے

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں

تصنیف

استاذ الفقہاء فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی قدس سرہ العلیم القوی

(بانی مرکز تربیت افتاء)

دار العلوم امجدیہ اہلسنّت ارشد العلوم اوجھا گنج، ضلع بستی، یوپی

کتب خانہ امجدیہ

۴۲۵ مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ۱۱۰۰۰۶

نام کتاب : بدمذہبوں سے رشتے

نام مصنف : فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی قدس سرہٗ

تخریج وتحقیق : مفتی اشتیاق احمد رضوی مصباحی امجدی
دار العلوم جماعتیہ چھترپور (ایم پی)

ناشرین : مولانا حافظ محمد ارشد رضا امجدی
مولوی حافظ محمد احسن رضا امجدی
امجدی منزل، اوجھا گنج، ضلع بستی، یوپی

کمپوزنگ : افضل حسین بستوی، دہلی

جدید ایڈیشن : ۱۴۳۶ھ/ ۲۰۱۴ء

قیمت :

ناشر

کتب خانہ امجدیہ، ۴۲۵/۷ مٹیامحل، جامع مسجد، دہلی-۶
Ph:- 011-23243188, 011-23243187
E-mail: kkamjadia@yahoo.co.uk6
www.kutubkhanaamjadia.com

فہرست مضامین

نمبر	عنوان	صفحہ
۱	مسلمان اور کافر کی قسمیں	۶
۲	بدمذہب اور احادیث کریمہ	۷
۳	خلاصۂ احادیث	۹
۴	مرتد کا حکم	۹
۵	خلق عظیم	۱۰
۶	غلط فہمی	۱۳
۷	مرتدوں سے رشتے	۱۷
۸	شیطانی فریب	۱۹
۹	بدمذہب اور مرتد کون؟	۲۱
۱۰	اللہ اور ملائکہ کی لعنت	۳۰
۱۱	حضور کے راستہ پر نہیں	۳۱
۱۲	سب سے کمزور ایمان والا	۳۲
۱۳	برائی نہ روکنے پر عذاب	۳۳
۱۴	طرح طرح کے فریب	۳۷

انتساب

ان تمام مسلمانوں کے نام جو اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام و بزرگانِ دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے سچی محبت رکھتے ہیں اور ان کے دشمنوں بد مذہبوں اور مرتدوں کے یہاں شادی بیاہ کرنے سے پرہیز کرتے ہیں۔

جلال الدین احمد امجدی

نگاہِ اولیں

آج کل بہت سے گمراہ اور بدمذہب اہل سنت و جماعت سے میل جول کر کے ان کے یہاں شادی بیاہ کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرتے ہیں تا کہ ان کو آسانی کے ساتھ اپنا ہم عقیدہ بنا سکیں۔ اور عوام اہل سنت اپنی بے وقوفی سے ان کے یہاں رشتہ کر لیتے ہیں۔ اور اس طرح تھوڑے ہی دنوں میں وہ گمراہ و بدمذہب ہو کر اللہ و رسول اور صحابہ و بزرگان دین کی بارگاہ کے گستاخ و بے ادب ہو جاتے ہیں۔

لہٰذا گمراہوں، بدمذہبوں اور مرتدوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے اور ان کے یہاں شادی بیاہ کرنے کے بارے میں قرآن و حدیث کا حکم اہل سنت و جماعت کو بتانے کی غرض سے یہ رسالہ لکھ دیا تا کہ وہ ان سے دور رہیں اور ان کے یہاں رشتہ کر کے اپنے ایمان کو خطرہ میں نہ ڈالیں۔

دعا ہے کہ خدائے عزوجل اہلسنّت و جماعت کے لیے اس رسالہ کو مشعل راہ بنائے اور ان کو انبیاء کرام، صحابہ عظام اور بزرگان دین کے دشمنوں سے ہر طرح دور رہنے کی توفیق رفیق بخشے۔ آمین

جلال الدین احمد امجدی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مسلمان اور کافر کی قسمیں

لَکَ الۡحَمۡدُ یَا اللّٰہُ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ

انسان کی دو قسمیں ہیں۔ **مسلمان** اور **کافر**۔ پھر کافر کی بھی دو قسمیں ہیں۔ **کافر اصلی** اور **کافر مرتد** — **کافر اصلی** وہ کافر ہے جو شروع ہی سے کلمۂ اسلام کو نہ مانتا ہو۔ جیسے دہریہ، مجوسی، مشرک اور یہود و نصاریٰ وغیرہ۔

اور کافر مرتد کی بھی دو قسمیں ہیں۔ مرتد مُجاہر اور مرتد منافق،

مرتد مُجاہر وہ کافر ہے کہ جو پہلے مسلمان تھا پھر کھلم کھلا اسلام سے پھر گیا اور کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا انکار کر کے دہریہ، مشرک، مجوسی یا کتابی وغیرہ کچھ بھی ہو گیا۔

اور **مرتد منافق** وہ کافر جو کلمۂ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اب بھی پڑھتا ہے، اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا ہے مگر خداوند قدوس، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی توہین کرتا ہے یا دیگر ضروریاتِ دین میں سے کسی بات کا انکار کرتا ہے۔ کافروں میں سب سے بُرا یہی مرتد منافق ہے کہ مسلمان بن کر کفر سکھاتا ہے اور اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے۔ اَلۡعَیَاذُ بِاللّٰہِ تعالیٰ

اور مسلمان کی بھی دو قسمیں ہیں۔ **صحیح مسلمان** اور **گمراہ**۔ **صحیح مسلمان** وہ ہے جو ضروریات دین کو تسلیم کرنے کے ساتھ تمام ضروریات اہل سنت کو بھی مانتا ہو۔ اور **گمراہ مسلمان** وہ بدمذہب ہے جو ضروریات اہل سنت میں سے کسی بات کا انکار کرتا ہو مگر اس کی بدمذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو۔

بدمذہب اور احادیث کریمہ

وہ مسلمان جو بدمذہب ہیں ان کے بارے میں رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم جاننے کے لیے مندرجہ ذیل حدیثیں پڑھیں۔

(۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

إِذَا رَأَيْتُمْ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَاكْفَهِرُّوا فِي وَجْهِهٖ فَإِنَّ اللهَ يَبْغُضُ كُلَّ مُبْتَدِعٍ۔

جب تم کسی بدمذہب کو دیکھو تو اس کے سامنے ترش روئی سے پیش آؤ۔ اس لیے کہ خدائے تعالیٰ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے۔

(کنز العمال، ج۱، ص۳۸۸، باب الثانی، فصل فی البدع)

(۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

لَا يَقْبَلُ اللهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْمًا وَّلَا صَلٰوةً وَّلَا صَدَقَةً وَّلَا حَجًّا وَّلَا عُمْرَةً وَّلَا جِهَادًا وَّلَا صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ۔

خدائے تعالیٰ بدمذہب کا نہ روزہ قبول کرتا ہے نہ نماز، نہ زکاۃ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ جہاد اور نہ کوئی نفل نہ فرض۔ بدمذہب دین اسلام سے ایسا نکل جاتا ہے جیسا کہ گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔

(ابن ماجہ، ج۱، ص۶، باب اجتناب البدع والجدل)

(۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

اَهْلُ الْبِدَعِ كِلَابُ اَهْلِ النَّارِ۔

بدمذہب دوزخ والوں کے کتے ہیں۔ (کنز العمال، ج۱ ص۲۲۳، باب الثانی البدع والرفض من الاکمال)

(۴) حضرت ابراہیم ابن میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا:

مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ۔

جس نے کسی بدمذہب کی عزت کی تو اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی۔ (مشکوٰۃ شریف ص۳۱، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ الفصل الثالث)

بدمذہب کی تعظیم سے اسلام کے ڈھانے پر مدد کیسے ہوجائے گی؟ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں

درتوقیر وے استخفاف واستہانت سنت ست وایں می کشد بو میراں کردن بنائے اسلام۔

بدمذہب کی عزت کرنے میں سنت کی حقارت اور ذلت ہے۔ اور سنت کی حقارت اسلام کی بنیاد ڈھانے تک پہنچا دیتی ہے۔

(اشعۃ اللمعات جلد ا ص ۱۴۷)

(۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا

اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ وَاِنْ

لَقِيْتُمُوْهُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ وَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُوَاكِلُوْهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ۔ (ابن ماجه، ج۱، ص۱۰، باب فی القدر، کنزالعمال، ج۱۱، ص۵۴۰، الباب الثالث فی ذکر الصحابة وفضلهم)

بدمذہب اگر بیمار پڑیں توان کی عیادت نہ کرو۔ اگر مرجائیں توان کے جنازہ میں شریک نہ ہو۔ ان سے ملاقات ہوتوانہیں سلام نہ کرو۔ ان کے پاس نہ بیٹھوان کے ساتھ پانی نہ پیو۔ ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ۔ ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو۔ ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھواوران کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔

نوٹ: اس حدیث شریف کو ابوداؤد نے حضرت ابن عمر سے اور ابن ماجہ نے حضرت جابر سے اور عقیل وابن حبان نے حضرت انس سے روایت کیا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

خلاصہ احادیث

ان تمام حدیثوں کا خلاصہ یہ ہوا کہ سارے مسلمانوں میں بدمذہب سب سے زیادہ بُرے ہیں ان سے خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آنا جائز نہیں کہ خدائے تعالیٰ ان کو دشمن رکھتا ہے اور ان کی کوئی عبادت نہیں قبول فرماتا ہے چاہے فرض ہو یا نفل۔ وہ جہنمیوں کے کتے ہیں۔ ان کی عزت کرنا مذہب اسلام کے ڈھانے پر مدد کرنا ہے۔

ان کا ہر طرح سے اسلامی بائیکاٹ کیا جائے گا یعنی ان سے کسی قسم کا مذہبی تعلق رکھنا جائز نہیں اوران کے یہاں شادی بیاہ کرنا جائز نہیں۔

سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تمام حکم ان لوگوں کے بارے میں ہے کہ جو بدمذہب تو ہیں مگر ان کی بدمذہبی حد کفر کو نہیں پہنچی ہے۔ رہے وہ لوگ جو کہ مرتد ہیں توان کے بارے میں شریعت اسلامیہ کا حکم بہت سخت ہے۔

مرتد کا حکم

وہ مرتد کہ جو کھلّم کھلاّ اسلام سے پھر گیا اور کلمۂ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ کا انکار کر دیا اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ حاکم اسلام اسے تین دن قید میں رکھے پھر اگر وہ توبہ کر کے مسلمان ہو جائے فبہا ورنہ اسے قتل کر دے۔

(درمختار مع شامی جلد ۳ ص ۲۸۶)

اور وہ لوگ جو کہ اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتے ہیں اور ہماری طرح نماز و روزہ بھی کرتے ہیں مگر اللہ کے محبوب پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یا کسی دوسرے نبی کی توہین کر کے مرتد ہو گئے تو وہ چاہے سنی بریلوی کہے جاتے ہوں یا وہابی دیوبندی بادشاہ اسلام ان کی توبہ نہیں قبول کرے گا یعنی انہیں قتل کر دے گا۔ فقیہ اعظم ہند مرشدی حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں

"مرتد اگر ارتداد سے توبہ کر لے تو اس کی توبہ قبول ہے مگر بعض مرتدین مثلاً کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا کہ اس کی توبہ مقبول نہیں۔ توبہ قبول کرنے سے مراد یہ ہے کہ توبہ کرنے کے بعد بادشاہ اسلام اسے قتل نہ کرے۔"

(بہار شریعت، ج ۹ ص ۱۷۷، مرتد کا بیان)

لیکن نبی کے گستاخ کو قتل کرنا چونکہ بادشاہ اسلام کا کام ہے اور یہ ہمارے یہاں ممکن نہیں۔ تو اب موجودہ صورت میں مسلمانوں پر یہ لازم ہے کہ ایسے لوگوں کا مذہبی بائیکاٹ کریں، ان کا ذبیحہ نہ کھائیں، ان کے یہاں شادی بیاہ نہ کریں، ان کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ مسلمانوں کے قبرستان میں انہیں دفن ہونے دیں۔

خُلقِ عظیم

اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں بدمذہبوں اور مرتدوں کا مذہبی بائیکاٹ کرنا، ان سے دور رہنا، ان کے یہاں شادی بیاہ نہ کرنا اور ان کے ساتھ سختی سے پیش آنا بداخلاقی نہیں ہے بلکہ خلق عظیم سے ہے کہ خداوند قدوس اور اس کے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو یہی حکم فرمایا ہے اور ہمارے بزرگوں نے ہم کو یہی سبق دیا ہے کہ بدمذہبوں اور مرتدوں سے دور رہو۔ ان کے یہاں رشتہ ناتا کرنا تو بڑی بات ہے ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا بھی گوارہ نہ کرو۔ ارشاد خداوندی ہے۔

وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطَانُ فَلَاتَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔ (پ ۷، سورۂ انعام، آیت: ۶۸)

اور اگر شیطان تم کو بھلادے تو یاد آنے کے بعد ظالم قوم کے پاس نہ بیٹھو۔

اور خدائے تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ۔

(پ ۱۲، سورۂ ہود، آیت: ۱۱۳)

اور ظالموں کی طرف مائل نہ ہو کہ تمہیں (جہنم کی) آگ چھوئے گی۔

اور بدمذہبوں کے بارے میں نبی کریم صاحب خلق عظیم علیہ التحیۃ والتسلیم کی پانچ حدیثیں آپ پہلے پڑھ چکے ہیں۔ اس مقام پر مسلم شریف کی ایک حدیث اور پڑھیں۔ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَایُضِلُّوْنَکُمْ وَلَایُفْتِنُوْنَکُمْ۔ (مسلم شریف، ج ۱، ص ۱۰، باب النهي عن الرواية عن الضعفاء والاحتياط في تحملها)

ان سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور رکھو۔ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں۔ کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

اور امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں

حق سبحانہ وتعالیٰ حبیب خود را علیہ الصلاۃ والتحیۃ می فرماید وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ پس پیغمبر خود را کہ موصوف بخلق عظیم ست در غلظت برایشاں امر فرمود۔ معلوم شد کہ غلظت بایشاں داخل خلق عظیم ست۔

در رنگ سگاں ایشاں را دور باید داشت دوستی والفت بادشمنان خدا منجر بدشمنی خدائے عزوجل ودشمنی پیغمبر او علیہ الصلاۃ والسلام می شود۔ شخصے گمان می کند کہ او از اہل اسلام است وتصدیق وایمان باللہ ورسولہ دارد۔ اما نمی داند کہ ایں قسم اعمال شنیعہ دولت اسلام او را پاک وصاف می برد نعوذ باللہ۔ (مکتوب ۱۶۳)

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا کہ کفر والوں پر سختی کرو۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو کہ خلق عظیم سے موصوف ہیں ان کو سختی کرنے کے حکم فرمانے سے معلوم ہوا کہ کفر والوں کے ساتھ شدت سے پیش آنا خلق عظیم میں داخل ہے۔

خدا کے دشمنوں کو کتّے کی طرح دور رکھا جائے۔ ان کے ساتھ دوستی و محبت اللہ ورسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دشمنی تک پہنچا دیتی ہے (کلمہ ونماز کے سبب) آدمی گمان کرتا ہے کہ وہ مسلمان ہے اللہ ورسول پر ایمان رکھتا ہے (اس لیے ان سے دوستی اور رشتہ کرتا ہے) لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ اس طرح کی بیہودہ حرکتیں اس کے اسلام کو برباد کردیتی ہیں۔

اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں

"امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد اقدس نبی صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نماز مغرب کے بعد کسی مسافر کو بھوکا پایا۔ اپنے ساتھ کاشانۂ اقدس خلافت میں لے آئے۔ اس کے لیے کھانا منگایا۔ جب وہ کھانا کھانے بیٹھا کوئی بات بد مذہبی کی اس سے ظاہر ہوئی فوراً حکم ہوا کھانا اٹھالیا جائے اور اسے باہر نکال دیا جائے۔ سامنے سے کھانا اٹھوالیا اور اسے نکلوادیا۔" (الملفوظ، حصہ اوّل، ص ۹۶)

بد مذہبوں اور مرتدوں سے دور رہنے اور ان کو اپنے سے دور رکھنے کا حکم اس لیے ہے کہ ان سے میل جول رکھنے اور ان کے پاس اٹھنے بیٹھنے پر کفر کا قوی اندیشہ ہے۔ فتاوی رضویہ جلد دہم نصف آخر صفحہ ۳۱۱ کتاب الحظر والاباحۃ میں ہے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح الصدور میں فرماتے ہیں کہ ایک شخص رافضیوں کے پاس بیٹھا کرتا تھا اس کے مرتے وقت لوگوں نے اسے کلمۂ طیبہ کی تلقین کی۔ اس نے کہا نہیں کہا جاتا۔ پوچھا کیوں؟ کہا یہ دو شخص کھڑے ہیں۔ یہ کہتے ہیں تو ان کے پاس بیٹھا کرتا تھا جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو بُرا کہتے تھے اب چاہتا ہے کلمہ پڑھ کر اٹھے نہ پڑھنے دیں گے۔

جب صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے بُرا کہنے والوں کے پاس بیٹھنے والوں کی یہ حالت ہے تو جو لوگ اللہ جل وعلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتے ہیں، ان کی تنقیص شان کرتے ہیں اور انہیں طرح طرح کے عیب لگاتے ہیں۔ ان کے پاس بیٹھنے والوں کو کلمہ نصیب ہونا اور بھی دشوار ہے۔

اور جب ایسے لوگوں کے پاس بیٹھنے والوں کو کلمہ نصیب ہونا دشوار ہے تو جو لوگ کہ ان کے یہاں رشتہ داری کر کے دوستی و محبت کا قلعہ قائم کرتے ہیں ان کو کلمہ نصیب ہونا اور زیادہ دشوار ہے۔ خدائے عزوجل ایسے لوگوں کو ایمان کی محبت عطا فرمائے۔ آمین

غلط فہمی

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جو شخص مسلمان کے گھر پیدا ہوا اور اس کا نام مسلمانوں کی طرح ہے تو وہ چاہے جیسا عقیدہ رکھے اور اللہ و رسول کی شان میں جو چاہے بکے سچا پکا مسلمان ہی رہے گا بدمذہب و گمراہ اور کافر و مرتد نہیں ہوگا۔ تو یہ بڑی غلط فہمی ہے۔

ابن جریر، طبرانی، ابوالشیخ اور ابن مردویہ رئیس المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا لفظ بولے۔ حضور نے ان سے مطالبہ فرمایا تو ان لوگوں نے قسم کھائی کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہیں کہا ہے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا وَ لَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ۔ (پ ۱۰، سورۂ توبہ، آیت: ۷۴)

اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہیں کہا۔ اور بے شک ضرور انہوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں آنے کے بعد کافر ہوگئے۔

دیکھئے! اللہ تعالیٰ نے کھلم کھلا فرمایا وَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ یعنی وہ لوگ مسلمان تھے، کلمہ پڑھنے والے تھے اور نماز و روزہ کرنے والے تھے مگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا لفظ بولنے کے سبب کافر ہوگئے مسلمان نہیں رہ گئے۔

اور ابن ابی شیبہ، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد خاص حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کرتے ہیں کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو گم شدہ اونٹنی کے بارے میں فرمایا کہ وہ فلاں جنگل میں ہے۔ اس پر ایک شخص نے کہا ان کو غیب کی کیا خبر؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کو بلا کر دریافت فرمایا تو اس نے کہا ہم تو ایسے ہی ہنسی مذاق کر رہے تھے۔ اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۔ قُلْ أَبِاللّٰهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ. لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ.

اور اگر تم ان سے پوچھو تو بیشک وہ ضرور کہیں گے کہ ہم تو یوں ہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرمادو کیا اللہ، اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے؟ بہانے نہ بناؤ۔ اپنے ایمان کے بعد تم کافر ہو گئے۔

(پ ۱۰، سورۂ توبہ، آیت: ۶۵، ۶۶)

اس آیت کریمہ میں بھی واضح طور پر فرمایا گیا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ یعنی کفر کا کلمہ زبان سے نکالنے کے سبب مومن ہونے کے بعد کافر ہو گئے۔ لہٰذا یہ سمجھنا بہت بڑی جہالت ہے کہ مسلمان اللہ و رسول کی توہین کرے تو بھی وہ مسلمان ہی رہے گا کافر نہیں ہوگا۔

اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال فرمانے پر کچھ لوگوں نے کہا ہم کلمہ و نماز پڑھیں گے اور سب کچھ کریں گے مگر زکاۃ نہیں دیں گے یعنی زکاۃ کی فرضیت کا اعتقاد جو ضروریاتِ دین میں سے ہے اس کا انکار کر دیا تو کلمہ و نماز پڑھنا انہیں کچھ کام نہ آیا اور وہ مرتد ہو گئے جیسا کہ محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان نے تحریر فرمایا:

اصحاب مُسیلمہ و مانعی الزکاۃ براہ ارتداد رفتند۔ مسیلمہ کے ساتھی اور مانعین

زکاۃ مرتد ہوئے۔ (اشعۃ اللمعات جلد ا ص ۸۳)

اور اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت کا اعتقاد اہم ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ لہٰذا جو لوگ حضور کی توہین و بے ادبی کر کے ان کی عظمت کا انکار کر رہے ہیں وہ بدرجۂ اولی مرتد ہیں۔ کلمہ اور نماز انہیں مرتد ہونے سے نہیں بچا سکے گا۔

اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور حضور مال غنیمت تقسیم فرمارہے تھے کہ ذوالخویصرہ نام کا ایک شخص جو قبیلۂ بنی تمیم کا رہنے والا تھا آیا اور کہا اے اللہ کے رسول! انصاف سے کام لو۔ حضور نے فرمایا تیری جسارت پر افسوس۔ میں ہی انصاف نہیں کروں گا تو اور کون انصاف کرنے والا ہے۔ اگر میں انصاف نہ کرتا تو تو خائب و خاسر ہو چکا ہوتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن ماردوں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا یَحْقِرُ اَحَدُکُمْ صَلَاتَهٗ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِیَامَهٗ مَعَ صِیَامِهِمْ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ۔

اسے چھوڑ دو۔ اس کے بہت ساتھی ہیں جن کی نمازوں اور روزوں کو دیکھ کر تم اپنی نمازوں اور روزوں کو حقیر سمجھو گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نہیں اترے گا (ان ظاہری خوبیوں کے باوجود) وہ دین سے ایسے نکلے ہوں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ (بخاری شریف ج ا ص ۵۰۹، کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام)

اور ابو سعید خدری و انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

سَيَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ اِخْتِلَافٌ وَّفِرْقَةٌ قَوْمٌ يُّحْسِنُوْنَ الْقِيْلَ وَيُسِيْئُوْنَ الْفِعْلَ يَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ لَايُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ۔

عنقریب میری امت میں اختلاف وافتراق واقع ہوگا۔ ایک گروہ نکلے گا جو اچھی باتیں کرے گا لیکن کردار گمراہ کن اور خراب ہوگا۔ وہ قران پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۳۰۸، باب قتل اھل الرد، الفصل ثانی)

ان احادیث کریمہ سے بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطاق بہت سے لوگ ایسے ہوں گے جن کی نماز اور روزوں کے سامنے مسلمان اپنی نماز اور روزوں کو حقیر سمجھیں گے۔ وہ لوگ قرآن بھی پڑھیں گے مگر اس کے باوجود وہ دین سے نکلے ہوئے ہوں گے۔ جب وہ ضروریات اہلسنّت یا ضروریات دین میں سے کسی بات کا انکار کریں گے تو نماز وروزہ اور قرآن کا پڑھنا انہیں بدمذہب اور مرتد ہونے سے نہیں بچا سکے گا۔

مرتدوں سے رشتے

اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اولیاء کرام وبزرگان دین کی شان میں گستاخی کرنے والا مرتد اہل سنت و جماعت کے یہاں شادی بیاہ کرنے کی زیادہ کوشش کرتا ہے اس لیے کہ اس طرح وہ اپنے رشتہ دار کو بے دین بنانے میں آسانی کے ساتھ کامیاب ہوجاتا ہے۔ اور نام نہاد سنی اللہ ورسول اور

بزرگان دین کی محبت کا جھوٹا دعویدار ان کے دشمنوں کے یہاں رشتہ کرلیتا ہے۔ حالانکہ ان کے ساتھ شادی کرنا زنا کاری کا دروازہ کھولنا ہے اس لیے کہ مرتد کے ساتھ نکاح جائز ہی نہیں ہوتا جیسا کہ فتاوٰی عالمگیری میں ہے۔

لَا یَجُوْزُ لِلْمُرْتَدِّ اَنْ یَّتَزَوَّجَ مُرْتَدَّۃً وَّلَا مُسْلِمَۃً وَّلَا کَافِرَۃً اَصْلِیَّۃً۔ وَ کَذٰلِكَ لَا یَجُوْزُ نِکَاحُ الْمُرْتَدَّۃِ مَعَ اَحَدٍ کَذَا فِی الْمَبْسُوْطِ۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۱، ص ۲۷۲، الباب الثالث فی بیان المحرمات)

مرتد کا نکاح مرتدہ، مسلمہ اور کافرہ اصلیہ کسی سے جائز نہیں۔ ایسے ہی مرتدہ کا نکاح کسی سے نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح امام محمد علیہ الرحمۃ والرضوان کی کتاب مبسوط میں ہے۔

حیرت ہے کہ سنی اپنے باپ دادا کے دشمنوں سے رشتہ نہیں کرتا مگر اللہ و رسول اور بزرگان دین کے دشمنوں کے یہاں شادی بیاہ کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں محسوس کرتا۔ اور جب ان کے یہاں رشتہ کرنے سے منع کیا جاتا ہے تو کہتا ہے کہ اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ ان کے یہاں شادی کرنے سے روکا جائے۔

ایسے لوگ جب اور ترقی کریں گے تو ہندوؤں کے یہاں رشتہ کرنے سے بھی ان کو کوئی اعتراض نہ ہوگا جیسا کہ آج کل بعض نام نہاد ترقی یافتہ مسلمان غیر مسلموں کے یہاں شادی کرنے لگے ہیں۔

اور پھر ایسے لوگ جب اور بھی زیادہ ترقی کر جائیں گے تو اپنی بہن بیٹی کو بھی بیوی بنا کر رکھ لینے میں ان کو کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی۔ اور جب منع کیا جائے گا تو یہی کہیں گے کہ اب وہ زمانہ نہیں رہا۔ جیسا کہ بعض ترقی یافتہ ممالک کے لوگ بہن اور بیٹی کو بیوی بنا کر رکھنے لگے ہیں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

بعض جاہل گنوار کہتے ہیں کہ لڑکی لانے میں کوئی حرج نہیں البتہ ان کو لڑکی دینا غلط ہے۔ حالانکہ لڑکی ہو یا لڑکا کسی کا رشتہ ان سے کرنا جائز نہیں جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری کے حوالہ سے ابھی گذرا۔

اور پھر لڑکی لانے میں اپنے لڑکے اور اس کی اولاد کو ارتداد کے راستے پر کھڑا کرنا ہے اس لیے کہ اکثر یہی ہوتا ہے کہ جس سنی لڑکا کی بیوی مرتد کے یہاں سے لائی گئی کچھ دنوں کے بعد وہ بہکی بہکی باتیں کرنے لگتا ہے اور اس کی اولاد نانی نانا کا اثر قبول کر لیتی ہے، مرتد کا مرداری ذبیحہ کھاتی ہے، انہیں کا طور و طریقہ اختیار کرتی ہے یہاں تک کہ کچھ دنوں بعد وہ وقت آجاتا ہے کہ پورا گھر بے دین ہو جاتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ مرتد کی لڑکی لانا ان کو لڑکی دینے سے زیادہ خطرناک ہے کہ اس طرح سنیت کو زیادہ نقصان پہنچتا ہے۔

شیطانی فریب

جب کوئی نام نہاد سنی کسی مرتد کے یہاں رشتہ کرنا چاہتا ہے تو دنیا دار مولوی شیطانی فریب سے کام لیتا ہے یعنی توبہ کرا کے نکاح پڑھا دیتا ہے اور پیسے لے کر اپنا راستہ پکڑتا ہے اور توبہ کرنے والا مرتد بدستور سابق اپنے پرانے طریقہ پر رہتا ہے۔

اسی لیے شریعت مطہرہ کا یہ حکم ہے کہ توبہ کے بعد فوراً اس کے ساتھ نکاح نہیں کیا جائے گا بلکہ کچھ دنوں اسے دیکھا جائے گا کہ اپنے توبہ پر وہ قائم ہے یا

نہیں۔ جیسے کوئی فاسق معلن توبہ کرے تو فوراً اسے امام نہیں بنا دیا جائے گا۔
فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۲۱۳ میں ہے کہ فتاوی قاضی خاں پھر فتاوی عالمگیری میں ہے۔

الفاسِقُ اذِا تَابَ لَا یُقْبَلُ شَهَادَتُهٗ مالَمْ یَمْضِ عَلَیْهِ زَمَانٌ یَظْهَرُ عَلَیْهِ اَثَرُ التَّوْبَةِ۔ (قاضی خاں علی هامش هندیه، ج ۲، ص ۴۶۱، کتاب الشهادات، عالمگیری، ج ۳، ص ۴۶۸، کتاب الشهادات)

فاسق توبہ کرلے تب بھی اس کی گواہی نہیں قبول کی جائے گی جب تک کہ اتنا وقت نہ گزر جائے کہ اس پر توبہ کا اثر ظاہر ہو۔

اور اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

امیر المومنین غیظ المنافقین امام العادلین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب صُبیغ سے جس پر بوجہ بحثِ متشابہات بدمذہبی کا اندیشہ تھا بعد ضرب شدید توبہ لی۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمان بھیجا کہ مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھیں، اس کے ساتھ خرید و فروخت نہ کریں، بیمار پڑے تو اس کی عیادت کو نہ جائیں اور مرجائے تو اس کے جنازہ پر حاضر نہ ہوں۔
بہ تعمیل حکم احکم ایک مدت تک یہ حال رہا کہ اگر سو آدمی بیٹھے ہوتے اور وہ آتا سب متفرق (تتر بتر) ہوجاتے۔ جب ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرضی بھیجی کہ اب اس کا حال اچھا ہوگیا اس وقت اجازت فرمائی۔ (۱)

(فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۲۱۳، باب الامامۃ)

دیکھئے! صُبَیغ صرف آیات متشابہات یعنی الٓمٓ و حٰمٓ اور وَجْهُ اللهِ ویَدُاللهِ کے مثل میں بحث کیا کرتا تھا وہ مرتد نہیں تھا بلکہ اس پر صرف بدمذہبی کا

(۱) اعلیٰ حضرت نے اس واقعہ کے ثبوت میں پانچ حدیثوں کو نقل فرمایا ہے۔

اندیشہ تھا مگر اس کے باوجود حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے توبہ کے بعد بھی اس کا سخت بائیکاٹ کیا جب تک کہ اطمینان نہیں ہو گیا۔

لہٰذا مرتد اور بد مذہب کو توبہ کرانے کے بعد بدرجۂ اولیٰ کئی برس تک دیکھا جائے گا۔ جب اس کی بات چیت اور طور وطریقہ سے خوب اطمینان ہو جائے کہ وہ اہل سنت و جماعت کا آدمی ہو گیا تب اس کے ساتھ نکاح کیا جائے گا ورنہ ہیں۔

لہٰذا جو شخص مرتد یا مرتدہ کو توبہ کرانے کے بعد فوراً ان کے ساتھ اپنے لڑکا لڑکی کا عقد کرے اور جو مولوی ایسا نکاح پڑھے مسلمانوں کو چاہیے کہ ان دونوں کا مذہبی بائیکاٹ کریں اور ایسے دنیادار مولوی کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔

بدمذہب اور مرتد کون؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَاْتُوْنَكُمْ مِّنَ الْاَحَادِيْثِ بِمَالَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاۗئُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يُفْتِنُوْنَكُمْ۔ (مسلم، مشکوٰۃ ص ۲۸، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الاوّل)

آخری زمانہ میں کچھ لوگ فریب دینے والے اور جھوٹ بولنے والے ہوں گے۔ وہ تمہارے سامنے ایسی باتیں لائیں گے جن کو نہ تم نے کبھی سنا ہوگا نہ تمہارے باپ دادا نے۔ تو ایسے لوگوں سے بچو اور انہیں اپنے قریب نہ آنے دو تاکہ وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور نہ فتنہ میں ڈالیں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث

شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں:

یعنی جماعہ باشند کہ خودرا بمکر وتلبیس درصورت علما ومشائخ وصلحا از اہل نصیحت وصلاح نمایند تا دروغہائے خودرا ترویج دہند ومردم را بمذہب باطلہ وآرائے فاسدہ بخوانند۔

یعنی بہت لوگ ہوں گے جو مکاری وفریب سے علماء مشائخ اور صلحا بن کر اپنے کو مسلمانوں کا خیرخواہ اور مصلح ظاہر کریں گے تاکہ اپنی جھوٹی باتیں پھیلائیں اور لوگوں کو اپنے باطل عقیدوں اور فاسد خیالوں کی طرف بلائیں۔ (اشعۃ اللمعات جلد ۱ ص ۱۴۳)

اس حدیث شریف سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں جن دجالوں اور کذابوں کے پیدا ہونے کی خبر دی تھی۔ موجودہ زمانہ میں ان کے مختلف گروہ پائے جاتے ہیں جو مسلمانوں کے سامنے ایسی باتیں بیان کرتے ہیں کہ ان کے باپ دادا نے کبھی نہیں سنا ہے۔ یہی لوگ بدمذہب اور مرتد ہیں۔ جن میں سے چند یہ ہیں۔

چکڑالوی: یہ گروہ اپنے آپ کو اہل قرآن کہتا ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صرف ایلچی ہیں اور بس۔ کھلم کھلا ساری حدیثوں کا انکار کرتا ہے یعنی اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کو نہیں تسلیم کرتا۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کو ہمارے باپ دادا نے کبھی نہیں سنا تھا بلکہ ان کو خدائے تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ۔

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی فرمانبرداری کرو۔

(پارہ ۵، سورۂ نساء، آیت ۵۹)

قادیانی: یہ لوگ مرزا غلام احمد کو مہدی، نبی اور رسول مانتے ہیں۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد دوسرے نبی کا پیدا ہونا جائز ٹھہراتے ہیں — یہ وہ باتیں ہیں جن کو ہمارے آبا واجداد نے کبھی نہیں سنا تھا۔
خداوند قدوس نے ان سے یہ فرمایا تھا:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ (پ ۲۲، سورۂ احزاب، آیت ۴۰)

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ اور لیکن اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

اور نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے انہیں بتایا تھا

اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔

میں خاتم الانبیاء ہوں۔ میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوگا۔

(مشکوۃ شریف ص ۴۶۵، باب الملاحم، الفصل الثانی)

یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نبیوں کی پیدائش کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ آپ نے باب نبوت پر مہر لگادی۔ اب آپ کے بعد کوئی نبی ہرگز نہیں پیدا ہوگا۔

رافضی: یہ گروہ اپنے آپ کو شیعہ کہتا ہے یہ لوگ افضل البشر بعد الانبیاء حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اعظم، حضرت عثمان غنی اور بہت سے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو برا بھلا کہتے ہیں اور ان کو کھلم کھلا گالیاں دیتے ہیں — یہ وہ باتیں ہیں جن کو ہمارے باپ دادا نے کبھی نہیں سنا تھا۔ ان کو قرآن کریم نے یہ بتایا تھا۔

وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى۔ (پ ۲۷، سورۂ حدید، آیت ۱۰)

خدائے تعالیٰ نے سارے صحابہ سے بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے یعنی جنت کا

اور قرآن کریم نے ان سے یہ ارشاد فرمایا تھا

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ۔ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ۔ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۔

(پ ۱۱، سورۂ توبہ، آیت ۱۰۰)

اللہ تعالیٰ صحابہ کرام سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔ خدائے تعالیٰ نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ وہ لوگ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

اور سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو یہ حکم دیا تھا:

اَكْرِمُوْا اَصْحَابِیْ فَاِنَّهُمْ خِیَارُكُمْ ۔

میرے صحابہ کی عزت کرو اس لیے کہ وہ تم سب سے بہتر ہیں۔

(مشکوٰۃ شریف، ص ۵۵۴ باب مناقب الصحابۃ، الفصل الثانی)

اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے یہ ارشاد فرمایا تھا

اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِیْ ۔

(ترمذی۔ مشکوٰۃ ص ۵۵۴، باب مناقب الصحابۃ، الفصل الثانی)

میرے اصحاب کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ میرے بعد انہیں نشانۂ اعتراض نہ بنانا۔

اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم فرمایا تھا

لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ ۔

میرے صحابہ کو گالی نہ دو۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ، ص ۵۵۳، باب مناقب الصحابۃ، الفصل الاوّل)

رافضی صحابہ کرام کو گالیاں دینے کے علاوہ اور بھی بہت سے کفری عقیدے رکھتے ہیں یہاں تک کہ ان میں کے بعض فرقے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو خدا قرار دیتے ہیں۔ تفصیل کے لیے "تحفۂ اثناعشریہ" دیکھیں۔

خارجی: اس گروہ کو یزیدی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ لوگ حضرت علی رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کو برا بھلا کہتے ہیں، نواسۂ رسول حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باغی قرار دیتے ہیں اور ان کی شان میں طرح طرح کی گستاخی اور بے ادبی کرتے ہیں — اور یزید پلید جس نے کعبہ معظمہ اور روضۂ منورہ کی سخت بے حرمتی کی، مسجد نبوی میں گھوڑے بندھوائے، جن کی لید اور پیشاب منبر اقدس پر پڑے، ہزاروں صحابہ اور تابعین کو بے گناہ شہید کیا۔ مدینہ طیبہ کی پاکدامن پارسا عورتوں کو تین روز اپنے خبیث لشکر پر حلال کیا اور جگر پارۂ رسول فرزند بتول حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین دن بے آب و دانہ رکھ کر میدان کربلا میں پیاسا ذبح کیا اور پھر بعد شہادت ان کے تن نازنین پر گھوڑے دوڑائے گئے یہاں تک کہ ان کی ہڈیاں چکنا چور ہوئیں (دیکھئے فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص ۱۰۷، کتاب السیر) مگر جس نے یہ سب کچھ کیا ایسے یزید خبیث کو یہ خارجی جنتی قرار دیتے ہیں اور اسے امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔

(یزید پلید کے جنتی ہونے کے بارے میں خارجی یزیدی جو بخاری شریف کی حدیث پیش کرتے ہیں اس کا تحقیقی جواب ہماری کتاب "خطبات محرم" ص ۳۴۵ پر دیکھیں — الامجدی)

وہابی دیوبندی

اس گروہ کا عقیدہ ہے کہ جیسا علم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہے ایسا علم تو بچوں، پاگلوں اور جانوروں کو بھی ہے۔ جیسا کہ دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کل علم غیب کا انکار کرتے ہوئے صرف بعض علم غیب کو ثابت کیا پھر بعض علم غیب کے بارے میں یوں لکھا کہ

"اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون

بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔" (حفظ الایمان، ص ۸)

(نئے ایڈیشن میں یہ عبارت کچھ بدل دی گئی ہے لیکن سارے وہابی دیوبندی اسی پرانی عبارت کو صحیح مانتے ہیں لہٰذا صرف عبارت بدلنے سے ان کا کفر نہیں اٹھ جائے گا)

اس گروہ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیاء نہیں ہیں۔ آپ کے بعد دوسرا نبی ہوسکتا ہے جیسا کہ مولوی قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند نے لکھا ہے کہ:

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔" (تحذیر الناس، ص ۳)

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ خَاتَمُ النَّبِیِّینَ کا یہ مطلب سمجھنا کہ آپ سب میں آخری نبی ہیں یہ ناسمجھ اور گنواروں کا خیال ہے اور آگے پھر یوں لکھا کہ:

"اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔" (تحذیر الناس، ص ۲۸)

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی پیدا ہوسکتا ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

اس گروہ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ شیطان و ملک الموت کے علم سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم کم ہے۔ جو شخص شیطان و ملک الموت کے لیے وسیع علم مانے وہ مومن مسلمان ہے لیکن سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو وسیع اور زائد ماننے والا مشرک بے ایمان ہے جیسا کہ اس گروہ کے پیشوا مولوی خلیل احمد انبیٹھی نے لکھا کہ

"شیطان و ملک الموت کو یہ وُسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کے وسعتِ علم کی کون سی نصِ قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔" (براہین قاطعہ، ص:۵۱)

اوران لوگوں کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرکر مٹی میں مل گئے، جیسا کہ تقویۃ الایمان ص ۷۹ پر لکھا ہے۔

مذکورہ بالا عقیدوں کے علاوہ اور بھی اس گروہ کے بہت سے کفری عقیدے ہیں۔ اس لیے مکہ معظمہ، مدینہ طیبہ، ہندوستان، پاکستان، برما اور بنگلہ دیش کے سینکڑوں علماء کرام ومفتیان عظام نے ان لوگوں کے کافر ومرتد ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ تفصیل کے لیے فتاویٰ حسام الحرمین اور الصوارم الهندیه کا مطالعہ کریں۔

وہابی غیر مقلد

یہ گروہ اپنے آپ کو "اہل حدیث" کہلاتا ہے جو وہابیوں، دیوبندیوں کی ایک شاخ ہے۔ ان کے تمام کفریات میں شریک ہے اور یہ لوگ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور حضرت امام شافعی وغیرہ آئمہ دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو برا بھلا کہتے ہیں۔

اوران لوگوں کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی، حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، حضرت قطب الدین بختیار کاکی، حضرت فرید الدین گنج شکر، حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیا، حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی، حضرت امام ربانی، شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری اور حضرت مخدوم مہائمی وغیرہ سارے بزرگان دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین گمراہ و بد مذہب تھے اس

لیے کہ یہ سب کے سب مقلد تھے اور کسی امام کی تقلید ان کے نزدیک گمراہی و بدمذہبی ہے۔

تبلیغی جماعت

اس گروہ کے بھی سارے عقیدے وہی ہیں جو وہابیوں، دیوبندوں کے ہیں۔ مگر یہ لوگ اہلسنّت و جماعت کو اپنا ہم عقیدہ بنانے کے لیے ازراہ فریب صرف کلمہ و نماز کا نام لیتے ہیں اور جب کوئی سنی دھوکے سے ان کی جماعت میں شامل ہو کر ان کے ظاہری اعمال سے متاثر ہو جاتا ہے تو پھر یہ لوگ آسانی کے ساتھ اسے پکا وہابی دیوبندی بنا کر اللہ و رسول کی بارگاہ کا گستاخ بنا لیتے ہیں۔

مودودی جماعت

یہ گروہ اپنے آپ کو "جماعت اسلامی" کہلاتا ہے۔ یہ بھی وہابیوں، دیوبندیوں کی ایک شاخ ہے یعنی بنیادی طور پر دونوں ایک ہیں۔ اس کے علاوہ اس جماعت کے بانی ابوالاعلیٰ مودودی نے تمام انبیائے کرام خصوصاً حضرت نوح علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ لسلام، حضرت داؤد علیہ السلام، اور حضرت یونس علیہ السلام یہاں تک کہ سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی و بے ادبی کی ہے۔

اور تمام صحابہ کرام خاص کر حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر نکتہ چینی کر کے ان کی توہین کی ہے۔ اور رافضیوں کو خوش کرنے کے لیے صحابی رسول کاتب وحی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات پر ایسے الزامات لگائے ہیں کہ

مسلمان تو مسلمان کافر بھی شرما جائے اور امہات المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ و حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو زبان دراز قرار دیا ہے۔

اور محدثین کرام، مجتہدین اعلام، فقہائے عظام، مجددین ذوی الاحترام اور ائمہ اسلام خصوصاً امام غزالی، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی پر نکتہ چینی کر کے ان کی بے ادبی کی ہے۔ یہاں تک کہ قرآن کریم کے بارے میں لکھا کہ وہ نجات کے لیے نہیں بلکہ ہدایت کے لیے ہے — جس کا مطلب یہ ہوا کہ جو شخص نجات چاہے وہ کوئی اور کتاب تلاش کرے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

نوٹ: ابوالاعلیٰ مودودی کی ان ساری گستاخیوں اور بے ادبیوں کی تفصیل کتابوں کے نام اور ان کی جلد و صفحہ کے حوالوں کے ساتھ جاننے کے لیے کتاب ''جماعت اسلامی'' تصنیف حضرت علامہ ارشد القادری قبلہ اور کتاب ''دو بھائی مودودی اور خمینی'' کا مطالعہ کریں۔

اللہ اور ملائکہ کی لعنت

چکڑالویت، قادیانیت، رافضیت، وہابیت دیوبندیت اور غیر مقلدیت وغیرہ اہل سنت و جماعت کے خلاف جتنے فرقے ہیں موجودہ زمانے کے زبردست فتنے ہیں۔ ہر پڑھے لکھے لوگوں پر عموماً اور عالموں و پیروں پر خصوصاً لازم ہے کہ وہ عوام اہل سنت کو ان فتنوں سے آگاہ کریں۔ اور سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق ان کے یہاں اٹھنے بیٹھنے سے روکیں اور ان کے یہاں شادی بیاہ کرنے سے سختی کے ساتھ منع کریں۔ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے اور کسی مصلحت سے خاموش رہیں گے تو اللہ تعالیٰ، اس کے ملائکہ اور سب لوگوں کی لعنت کے مستحق ہوں گے اور ان کا کوئی فرض و نفل قبول نہ ہوگا جیسا کہ حدیث شریف میں رحمت

عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اِذَا ظَھَرَتِ الْفِتَنُ اَوْقَالَ الْبِدَعُ وَلَمْ یُظْھِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهٗ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔ لَایَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔ (صواعق محرقہ، ص ۱۲، الملفوظ، حصہ چہارم، ص ۳)

جب فتنے ظاہر ہوں اور ہر طرف بے دینی پھیلنے لگے اور ایسے موقع پر عالم دین اپنا علم ظاہر نہ کرے اور اپنی کسی مصلحت یا مفاد کی لالچ میں خاموش رہے۔ تو اس پر اللہ کی اور تمام فرشتوں کی اور سارے انسانوں کی لعنت ہے۔ اللہ نہ اس کا فرض قبول کرے گا اور نہ اس کی نفل۔

حضور کے راستہ پر نہیں

جو لوگ کہ مسلمانوں کو فتنوں میں پڑتے ہوئے دیکھ رہے ہیں کہ وہ بدمذہبوں اور مرتدوں کے یہاں شادی بیاہ کر کے گمراہ و مرتد ہو رہے ہیں اور اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ کے گستاخ بن رہے ہیں مگر وہ لوگ قدرت کے باوجود عوام میں مقبولیت حاصل کرنے، زیادہ سے زیادہ آمدنی ہونے یا اور کسی مفاد کے پیش نظر خاموش رہتے ہیں اور ایسی زبردست برائی کہ جس سے لوگ کفر وارتداد میں مبتلا ہو جاتے ہیں منع نہیں کرتے وہ یقیناً حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے راستہ پر نہیں ہیں جیسا کہ ترمذی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث شریف مروی ہے کہ خود نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم ارشاد فرماتے ہیں:

لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا

وَیَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔

جو مسلمان ہمارے چھوٹوں پر مہربانی نہ کرے، ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے، اچھی بات کا حکم نہ دے اور بری بات سے نہ روکے وہ ہمارے راستہ پر نہیں۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۴۲۳، باب الشفقة والرحمة على الخلق، الفصل الثانی)

اور ایسے لوگ نائب رسول نہیں صرف نام کے عالم ہیں۔ اس لیے کہ رسول لوگوں کو گمراہی و بدمذہبی سے بچانے اور ان کو صحیح راستہ پر چلانے کی فکر میں دن رات لگا رہتا ہے۔ لہٰذا جو عالم ان کے نقش قدم پر چلے اور ان کا راستہ اختیار کرے وہی نائب رسول ہے ورنہ دنیا کمانے کے لیے وہ صرف نام کا عالم ہے۔

سب سے کمزور ایمان والا

اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکنا مسلمانوں پر واجب ہے جیسا کہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔

امر معروف و نہی منکر واجب است باجماع امت۔

(اشعۃ اللمعات، ج ۴، ص ۱۷۳)

اچھائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا واجب ہے۔ اس پر امت کا اجماع ہے۔

لہٰذا اگر کوئی ہاتھ اور زبان سے برائی نہ روک سکے اور صرف دل سے برا جانے تو وہ سب سے کمزور ایمان والا ہے۔ جیسا کہ مسلم شریف میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف مروی ہے کہ سرکار اقدس صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَنْ رَّاٰی مِنْکُمْ مُنْکَراً فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ۔ (مشکوٰۃ شریف ص۴۳۶، باب الامر بالمعروف، الفصل الاوّل)

جو شخص کوئی بات خلاف شرع دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روک دے اور اگر ہاتھ سے روکنے کی قدرت نہ ہو تو زبان سے منع کرے اور اگر زبان سے بھی منع کرنے کی قدرت نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔

برائی نہ روکنے پر عذاب

بہت سے مسلمان اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ اگر لوگ برا کام کر رہے ہیں تو وہ اس کا جواب دیں گے۔ ہم سے کیا غرض؟ اور یہ سوچ کر وہ خاموش رہتے ہیں کچھ نہیں بولتے۔ بلکہ بعض لوگ تو برائی روکنے والے کی مخالفت کرتے ہیں اور کہتے ہیں آپ سے کیا مطلب؟ حالانکہ اس برائی سے روکنا سب لوگوں پر لازم ہے۔ اگر قدرت کے باوجود نہیں روکیں گے تو سب پر عذاب نازل ہوگا۔ جیسا کہ ابن عدی رکندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ اللہَ لَا یُعَذِّبُ الْعَامَّۃَ بِعَمَلِ الْخَاصَّۃِ حَتّٰی یَرَوُا الْمُنْکَرَ بَیْنَ ظَھْرَانَیْھِمْ وَھُمْ قَادِرُوْنَ عَلٰی اَنْ یُّنْکِرُوْہُ فَلَا یُنْکِرُوْا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَذَّبَ اللہُ الْعَامَّۃَ وَالْخَاصَّۃَ۔

اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو بعض لوگوں کے عمل کے سبب عذاب نہیں دیتا مگر جب کہ وہ اپنے درمیان برے کام ہوتے ہوئے دیکھیں اور اسے روکنے کی طاقت رکھتے ہوئے نہ روکیں۔ اگر انہوں نے ایسا کیا تو خدائے تعالیٰ عام اور خاص سب کو عذاب دے گا۔ (مشکوٰۃ، ص ۴۳۸، باب الامر بالمعروف، الفصل الثانی)

یعنی اگر کچھ لوگ کوئی گناہ کریں تو اس کے سبب خدائے تعالیٰ دوسروں پر عذاب نہیں فرماتا لیکن برائی دیکھ کر چپ رہنا اور اسے نہ مٹانا ایسا گناہ ہے کہ اس کے سبب برائی کرنے والے اور چپ رہنے والے دونوں پر عذاب نازل فرماتا ہے۔ برائی کرنے والے پر برائی کے سبب اور چپ رہنے والوں پر چپ رہنے کے سبب۔

اور ترمذی شریف میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَیُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِہٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهٗ وَلَا یُسْتَجَابُ لَكُمْ۔ (مشکوٰۃ شریف، ص ۴۳۶، باب الامر بالمعروف، الفصل الثانی)

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم ضرور اچھی باتوں کا حکم کرنا اور برے کاموں سے منع کرتے رہنا۔ ورنہ عنقریب اللہ تعالیٰ تم پر اپنے پاس سے عذاب بھیج دے گا۔ پھر تم اس سے دعا کرو گے تو تمہاری دعا قبول نہیں کی جائے گی۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں۔

یعنی عذابہا و بلاہائے دیگر بدعا احتمال دفع دارند۔ اما عذابے کہ بر ترک امر معروف و نہی منکر نازل می گردد احتمال رفع نہ دارد و دعا دراں مستجاب نبود۔ (اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۱۷۵)

یعنی دوسرے عذاب اور مصیبتیں دعا سے دور ہوسکتی ہیں لیکن اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکنا چھوڑ دینے کے سبب جو عذاب نازل ہوگا وہ دور نہیں ہوگا اور دعا اس کے بارے میں قبول نہ ہوگی۔

اور ترمذی و ابن ماجہ کی حدیث ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَأَوْا مُنْكَرًا فَلَمْ يُغَيِّرُوْهُ يُوْشِكُ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهٖ۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۴۳۶، باب الامر بالمعروف، الفصل الثانی)

لوگ جب کوئی برا کام دیکھیں اور اس کو نہ مٹائیں تو عنقریب خدائے تعالیٰ ان سب کو اپنے عذاب میں مبتلا کرے گا۔

اور ابوداؤد و ابن ماجہ کی حدیث ہے۔ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو فرماتے ہوئے سنا کہ

مَا مِنْ رَجُلٍ يَّكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يَّعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّغَيِّرُوْا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُوْنَ اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتُوْا (مشکوٰۃ شریف ص ۴۳۷، باب الامر بالمعروف، الفصل الثانی)

کسی قوم کا کوئی آدمی ان کے درمیان گناہ کرتا ہو اور وہ اسے روکنے کی طاقت رکھتے ہوں مگر نہ روکیں تو خدائے تعالیٰ ان سب پر عذاب بھیجے گا

اس سے پہلے کہ وہ مریں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ و الرضوان اس حدیث شریف کے تحت لکھتے ہیں

از ینجا معلوم می شود کہ بہ ترک دادن امر معروف و نہی منکر عذاب در دنیا ہم برسد و عذاب آخرت باقی ست بخلاف گناہان دیگر کہ عقاب برآں در دنیا لازم نیست۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اچھی بات کے حکم دینے اور برائی سے روکنے کو چھوڑ دینے کے سبب دنیا میں بھی عذاب ہوگا اور آخرت میں بھی۔ بخلاف دوسرے گناہوں کے کہ دنیا میں ان پر عذاب لازم نہیں۔

(اشعۃ اللمعات، ج ۴، ص ۷۷۱)

بیہقی شریف میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

اَوْحَی اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰی جِبْرَئِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنِ اقْلِبْ مَدِیْنَۃَ کَذَا وَ کَذَا بِاَھْلِھَا فَقَالَ یَا رَبِّ اِنَّ فِیْھِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا لَمْ یَعْصِكَ طَرْفَۃَ عَیْنٍ قَالَ فَقَالَ اِقْلِبْھَا عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ فَاِنَّ وَجْھَہٗ لَمْ یَتَمَعَّرْ فِیَّ سَاعَۃً قَطُّ۔

(مشکوٰۃ شریف، ص ۴۳۹، باب الامر بالمعروف، الفصل الثالث)

خدائے تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ فلاں شہر کو جو ایسا اور ایسا ہے اس کے باشندوں سمیت الٹ دو۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے پروردگار! ان باشندوں میں تیرا فلاں بندہ بھی ہے جس نے ایک لمحہ بھی تیری نافرمانی نہیں کی ہے۔ تو خدائے تعالیٰ نے فرمایا میں پھر حکم دیتا ہوں کہ اس پر اور کل باشندوں پر شہر کو الٹ دو اس لیے کہ اس کا چہرہ گناہوں کو

دیکھ کر میری خوشنودی کے لیے ایک لمحہ بھی متغیر نہیں ہوا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں۔ ایں گناہ عظیم ست ولہذا تقدیم کرد عَلَیْہِ را بر عَلَیْہِمْ ــ یعنی گناہوں کو دیکھ کر خدائے تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے چہرہ کا رنگ نہ بدلنا بہت بڑا گناہ ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ''عَلَیْہِ'' کو ''عَلَیْہِمْ'' پر مقدم کیا۔ یعنی اس نیک بندے پر عذاب دینے کا حکم پہلے فرمایا اور گناہ کرنے والوں پر عذاب دینے کا حکم بعد میں۔

(اشعة اللمعات، ج۴ ص ۱۸۳)

اور کسی کے چپ رہنے پر جب کہ لوگ یہ کہنے لگیں کہ فلاں تو اتنے بڑے عالم اور بزرگ ہیں مگر وہ کسی کو نہیں منع کرتے۔ ایک آپ ہی ہیں روکنے اور منع کرنے والے۔ کیا وہ عالم نہیں ہیں۔ اگر یہ بات غلط ہوتی تو وہ بھی ضرور منع کرتے ــ اس صورت میں خاموش رہنے والے اور برائی کو دیکھ کر نہ روکنے والے پیر و مولوی اور زیادہ عذاب کے مستحق ہوں گے۔

طرح طرح کے فریب

آج کل اہلسنّت و جماعت کے یہاں جلسے اور کانفرنسیں بہت ہوتی ہیں جن میں اکثر تقریریں صرف ڈرامائی اور رسمی ہوتی ہیں۔ ایمان کے ڈاکو جس راستہ سے سنیوں کے گھروں میں گھس کر ان کے ایمان پر ڈاکہ زنی کر رہے ہیں اور سنیت کو بہت زبردست نقصان پہنچا رہے ہیں اس راستہ کو بند نہیں کرتے۔ یعنی بدمذہبوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے نہیں روکتے اور نہ ان کے یہاں شادی بیاہ کرنے سے منع کرتے ہیں بلکہ بعض مولوی اور پیر خود ہی ان کے یہاں رشتہ

کر لیتے ہیں جیسے سنی عوام سند بنا کر بدمذہبوں کے یہاں شادی بیاہ کرتے ہیں اور تھوڑے دنوں میں گھر کے گھر گمراہ و بدمذہب ہو جاتے ہیں۔

ان حالات میں اگر کہیں کوئی عالم دین اس برائی کے خلاف کچھ بولتا یا لکھتا ہے تو نصیحت قبول کرنے کی بجائے اس سے دشمنی کرتے ہیں اور طرح طرح کے فریب سے اس کی حق باتوں کا اثر زائل کر دیتے ہیں۔ لوگوں کو بہکاتے ہیں۔ نہ خود عمل کرتے ہیں اور نہ دوسروں کو عمل کرنے دیتے ہیں۔

کہیں کوئی اس کی حق گوئی کو عیب جوئی قرار دیتا ہے اور الٹے اسی کو گنہگار ٹھہراتا ہے۔ جب کہ پوشیدہ عیبوں کو تلاش کرنا عیب جوئی ہے اور جو برائی علانیہ کی جاتی ہو اس کے خلاف بولنا حق گوئی ہے عیب جوئی نہیں۔

اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ غیبت ہے، حالانکہ جو برائی کھلم کھلا کرتا ہے اس کا لوگوں میں ذکر کرنا غیبت نہیں۔ فقیہ اعظم ہند حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں

”جو شخص علانیہ برا کام کرتا ہو اور اس کو اس بات کی کوئی پروا نہیں کہ لوگ اسے کیا کہیں گے تو اس شخص کی اس بری حرکت کا بیان کرنا غیبت نہیں مگر اس کی دوسری باتیں جو ظاہر نہیں ہیں ان کو ذکر کرنا غیبت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس نے حیا کا حجاب اپنے چہرہ سے ہٹا دیا اس کی غیبت نہیں۔“

(بہار شریعت، حصہ ۱۶، بیان غیبت ص ۱۵۱، بحوالہ ردالمحتار)

اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ عرس میں عورتوں کو آنے سے کیوں نہیں روک پاتے۔ یعنی جب وہ عالم دین عرس میں عورتوں کو آنے سے روکنے پر کامیاب ہو جائے گا تب وہ بدمذہبوں اور مرتدوں سے رشتہ نہیں کریں گے ورنہ ان کے یہاں وہ برابر شادی بیاہ کرتے رہیں گے۔

بریں دین و دانش بباید گریست !!

اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ عالم بڑے حق گو ہیں تو آکر عورتوں کو مزار سے ہٹائیں۔ اے کاش! ایسے لوگ حق گوئی کا معنی جانتے۔ اور اگر جانتے ہیں تو جاہل نہ بنتے کہ حق گوئی کا معنی ہے حق بات کہہ دینا اس کے معنی مزار سے عورت ہٹانا نہیں ہے۔

اور بعض لوگ یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ جب اس میں خود فلاں فلاں برائی پائی جاتی ہے تو وہ دوسروں کو برائیوں سے روکنے کا حق نہیں رکھتا۔ ایسے لوگوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس پر دو چیزیں واجب ہیں۔ خود برائیوں سے بچنا اور دوسروں کو بچنے کی تاکید کرنا۔ تو ایک واجب کے چھوٹنے سے دوسرے واجب کا چھوڑنا جائز نہیں۔ محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔

در وجوب امر بمعروف شرط نیست کہ آمر خود نیز فاعل باشد۔ و بے آں نیز درست ست زیرا کہ امر کردن نفس خود را واجب ست۔ و امر کردن غیر وا جبے دیگر۔ اگر یک واجب فوت شود ترک واجب دیگر جائز نباشد۔ و آنکہ واقع شدہ کہ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ بر تقدیر تسلیم کہ ورود آں در امر معروف و نہی منکر باشد مراد زجر و منع از نا کردن ست نہ از گفتن۔ (اشعۃ اللمعات، ج ۴ ص ۱۷۳)

امر بالمعروف کے واجب ہونے میں خود آمر کا بھی عامل ہونا شرط نہیں بلکہ بغیر عمل بھی امر بالمعروف جائز ہے اس لیے کہ اپنے آپ کو امر بالمعروف کرنا واجب ہے اور دوسرے کو امر بالمعروف کرنا دوسرا واجب ہے۔ اگر ایک واجب چھوٹ جائے تو دوسرے واجب کا چھوڑنا ہرگز جائز نہ ہوگا۔

اور وہ جو قرآن مجید پارہ ۲۹ میں لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ آیا ہے۔ اگر اسے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بارے میں تسلیم بھی کرلیا جائے تو عمل نہ کرنے پر زجر و توبیخ مراد ہے نہ کہنے پر۔

اور پھر تحریر فرماتے ہیں

دیگراں را امر و نہی کردن و خود بداں عمل نمودن موجب عذاب ست۔ وایں بجہت عمل نمودنست نہ بجہت امر و نہی کردن کہ اگر ایں راہم نہ کند مستحق ترمی گردد آنرا بترک دو واجب۔

دوسروں کو امر و نہی کرنا اور خود اس پر عمل نہ کرنا موجب عذاب ہے۔ لیکن یہ عذاب عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہے امر و نہی کی وجہ سے نہیں ہے۔ اس لیے کہ اگر امر و نہی بھی نہیں کرے گا تو دو واجب ترک کرنے کے سبب اور زیادہ عذاب کا مستحق ہوگا۔ (اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۱۷۵)

پھر کوئی معقول آدمی یہ بات ہرگز نہیں کہے گا کہ میں حق بات اس لیے نہیں قبول کروں گا کہ اس کا پیش کرنیوالا خود اس پر نہیں چل رہا ہے۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے کوئی لوگوں سے حفظان صحت کے اصول بیان کرے اور سننے والے دیکھیں کہ یہ شخص خود حفظان صحت کے اصولوں پر عمل نہ کرنے کے سبب اپنی صحت برباد کر رہا ہے۔ تو وہ لوگ یہ نہیں کہہ سکتے کہ تم خود چونکہ ان اصولوں پر عمل نہ کرنے کے سبب اپنی صحت خراب کر رہے ہو۔ اس لیے ہم حفظان صحت کے یہ اصول قبول نہ کریں گے۔ البتہ جسے عقل سے کوئی حصہ نہ ملا ہو وہ ایسی بات کر سکتا ہے۔

حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں

گفتِ عالم بگوش جاں بشنو ور نماند بگفتنش کردار
باطل ست آنکہ مدعی گوید خفتہ را خفتہ کے کند بیدار
مرد باید کہ گیرد اندر گوش ور نبشت ست پند بر دیوار

دُعا ہے کہ خدائے عزوجل سارے مسلمانوں کو اپنے محبوب پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام و بزرگان دین کی سچی محبت عطا فرمائے اور ان کے دشمنوں سے دور رہنے کی توفیق رفیق بخشے۔ آمین بجاہ حبیبك سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین۔

تمت

بعونہ تعالیٰ ثم بعون رسولہ الاعلی جل جلالہ
وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جلال الدین احمد امجدی
۱۲ر ربیع الآخر ۱۴۱۰ھ
۱۲ر نومبر ۱۹۸۹ء